S_1996_5_229_234

مہابیر شوگر ملز لمیٹڈ اور دیگران وغیرہ

بنام

ریاست یو۔پی اور دیگران وغیرہ

27اگست1996

کے۔راماسوامی، بی۔ایل۔ہنسریا اور ایس۔بی۔مجمدار، جسٹسز۔

یو۔پی۔شوگرانڈرٹیکنگز(ایکوزیشن)ایکٹ 1971:

بیمارصنعت کے کام کوہموارکرنے کے لیے بی آئی ایف آر کے سامنے زیرالتواء کارروائی-اپیل گزاروں کے لیے بی آئی ایف آر کے سامنے نمائندگی کرنے کے لیے کھلا ہے جو اسے نمٹائے گا-زیرالتواء دیوانی مقدمہ-فریقین کے لیے مقدمہ میں اپنے حقوق کے لیے احتجاج کرنے کے لیے کھلا ہے-سول عدالت کے ذریعے قانون کے مطابق فرمان منظور کیے جائیں گے۔

ایشوری کھیتن شوگرملز(پی)لمیٹڈاوردیگر بنام ریاست اترپردیش اوردیگروغیرہ،(1980)3 ایس سی آر 331،جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1981 کی دیوانی اپیل نمبر 77-2576 وغیرہوغیرہ۔

1990 کے ڈبلیو۔پی۔نمبر 8135 اور 4301 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 8.5.81 کے فیصلے اور حکم سے۔

حاضر پارٹیوں کے لیے ایچ۔این۔سالوی، ڈی۔دیو، بی۔سین، یوگیشور پرساد، ڈی۔وی۔سہگل، مسز رانی چھابرا، پردیپ مشرا، پی۔کے۔بجاج، ایس۔کلشریشٹھ، آر۔کے۔گپتا، ایس۔کے۔گپتا، اشوک۔کے۔سریواستو، ایس۔ڈی شرما اور رشی کیش۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

سی اے میں نمبر۔347/86, 2576-77/81،ڈبلیو پی۔نمبر۔7535-36/85اورسی ایم پی نمبر۔18628/86 سی اے 1292/86

ان معاملات کوایک ساتھ نمٹا دیا جا تا ہے۔ہمیں ان حقائق کا تفصیل سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں

ہے جو ان اپیلوں اور تحریری درخواستوں کو دائر کرنے کا باعث بنے۔ یہ بیان کرنا کافی ہے کہ یو پی شوگر انڈرٹیکنگز (ایکوزیشن) ایکٹ، 1971 کی قانونی حیثیت کو اس عدالت نے ایشوری کھیتن شوگر ملز (پی) لمیٹڈ اور دیگر بنام ریاست اتر پردیش اور دیگر، وغیرہ، (1980) 3 ایس سی آر 331 معاملات میں برقرار رکھا تھا۔ تاہم، بیمار صنعت یعنی یو پی اسٹیٹ شوگر کارپوریشن کے کام کو ہموار کرنے کے لیے بی آئی ایف آر کے سامنے کارروائی زیر التوا ہے۔ ان مقدمات میں اپیل گزاروں اور تحریری درخواست گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل شری ایچ این سالوی نے قابل کہ انہوں نے آخری بار کیس ملتوی ہونے کے بعد اپنے مؤکلوں کے ساتھ بات چیت کی تھی۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اپیل گزار اپنے مقدمات پر غور کے لیے بی آئی ایف آر میں نمائندگی کرنے کی تجویز پیش کر رہے ہیں اور اس لیے میرٹ پر کیس پر بحث کرنا ضروری نہیں ہے۔ اس نقطہ نظر میں، ہمیں میرٹ پر کیس کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اپیل گزاروں کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ بی آئی ایف آر کے سامنے نمائندگی کریں اور یہ بی آئی ایف آر کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ نمائندگی کی تفریح کرے اور اسے نمٹائے۔

اپیلوں اور تحریری درخواستوں کو مذکورہ بالا مشاہدے کے ساتھ واپس لے لیا گیا قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ان معاملات میں قانون یا حقیقت کا کوئی مسئلہ کھلا نہیں چھوڑا جاتا ہے۔

اپیل زیر التواء، اپیل کنندہ نے اپیل کنندہ کمپنی کے ڈائریکٹر کے زیر قبضہ بنگلے کی ملکیت کے حوالے سے ہدایات کے لیے سی ایم پی نمبر 18628/86 میں درخواست دی۔ جب قبضے کے حوالے سے متضاد دعوی کیا گیا تھا، تو اس عدالت نے ضلعی جج، بلند شہر سے رپورٹ طلب کی تھی۔ اس کو آگے بڑھاتے ہوئے ضلعی جج نے رپورٹ پیش کی۔ 9 جنوری 1990 کی کارروائی کے ذریعے رپورٹ پر غور کرنے پر اس عدالت نے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا:

"اس معاملے میں، 9 مئی 1986 تک جائیداد کے قبضے میں رہنے والے افراد کے بارے میں قابل ضلعی جج سے ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ یہ واضح طور پر پہلی نظر میں نتائج ہیں تاکہ اس عدالت کو عبوری حکم منظور کرنے کے قابل بنایا جا سکے۔ ہم ہدایت دیتے ہیں کہ قبضہ سے متعلق صورتحال، جیسا کہ ڈسٹرکٹ جج نے اطلاع دی ہے، کیس کے نمٹارے تک جاری رہے گی۔

ہم یہ واضح کر سکتے ہیں کہ ہم زیر بحث جائیداد کے حق کے بارے میں اور اپیل کنندگان کے حقدار ہونے والے منافع کے کسی بھی سوال کے بارے میں بھی نہیں کہتے ہیں۔ اپیل گزار، اگر چاہیں تو، معاملے میں

مناسب کارروائی کر سکتے ہیں۔"

اس حقیقت کے پیش نظر کہ اب ہم اپیلوں کو واپس لینے کے طور پر مسترد کر رہے ہیں، ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ حکم اور جمود کا حکم خارج کر دیا گیا ہے۔ جو بھی بنگلے کی ملکیت کے حوالے سے کوئی مثبت ہدایات چاہتا ہے، مناسب فریق کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ ایسا طریقہ کار اختیار کرے جو قانون میں دستیاب ہو۔ ہم اس طرح کے اقدامات کرنے کے لیے آج سے آٹھ ہفتوں کا وقت دیتے ہیں؛ تب تک اس عدالت کی طرف سے دیا گیا جمود کا حکم صرف آٹھ ہفتوں تک جاری رہے گا اور اس سے آگے نہیں۔ جہاں تک بنیان اور دیگر اتفاقی مسائل کا تعلق ہے، مناسب فریقین کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ یو پی شوگر انڈسٹری انڈرٹیکنگز ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت مقررہ اتھارٹی کے سامنے کارروائی کریں جو قانون کے مطابق معاملے کا فیصلہ کرے گی۔ یہ مقررہ اتھارٹی کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ قانون کے مطابق اپنی اہلیت پر آزادانہ طور پر سوال پر غور کرے اور فریقین کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ ایسا مواد پیش کریں جو ان کے لیے قانون میں دستیاب ہو۔

سی۔اے میں نمبر۔2578/1981

اپیل کو بے نتیجہ قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

سی۔اے۔نمبر۔1292-93/86 اور ڈبلیو۔پی۔نمبر۔378/86

ان معاملات کو ایک ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے۔ ہمیں ان حقائق کا تفصیل سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو ان اپیلوں اور تحریری درخواستوں کو دائر کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ یہ بیان کرنا کافی ہے کہ یو پی شوگر انڈرٹیکنگ (ایکوزیشن) ایکٹ، 1971 کی قانونی حیثیت کو اس عدالت نے ایشوری کھیتن شوگر ملز (پی) لمیٹڈ اور دیگر بنام ریاست اتر پردیش اور دیگر وغیرہ، (1980) 3 ایس سی آر 331 معاملات میں برقرار رکھا تھا۔ تاہم، بیمار صنعت یعنی یو پی اسٹیٹ شوگر کارپوریشن کے کام کو ہموار کرنے کے لیے بی آئی ایف آر کے سامنے کارروائی زیر التوا ہے۔ ان مقدمات میں اپیل گزاروں اور تحریری درخواست گزار کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری ایچ این سالوی نے قابل کہ انہوں نے آخری بار کیس ملتوی ہونے کے بعد اپنے مؤکل کے ساتھ بات چیت کی تھی۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اپیل کنندگان اپنے مقدمات پر غور کے لیے بی آئی ایف آر میں نمائندگی کرنے کی تجویز پیش کر رہے ہیں اور اس لیے میرٹ پر کیس پر بحث کرنا ضروری نہیں ہے۔ اس نقطہ نظر میں ہمیں میرٹ کی بنیاد پر کیس کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اپیل گزاروں کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ بی آئی ایف آر کے سامنے نمائندگی کریں اور یہ بی آئی ایف آر کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ نمائندگی کی تفریح کرے اور اسے نمٹائے۔ اپیلوں اور تحریری درخواستوں کو مذکورہ بالا مشاہدے کے ساتھ واپس

لے لیا گیا قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ان معاملات میں قانون یا حقیقت کا کوئی مسئلہ کھلا نہیں چھوڑا جاتا ہے۔

سی اے نمبر 1294/86 اور ڈبلیو پی نمبر 391/86

ان معاملات کو ایک ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے۔ہمیں ان حقائق کا تفصیل سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو ان اپیلوں اور تحریری درخواستوں کو دائر کرنے کا باعث بنتے ہیں۔یہ بیان کرنا کافی ہے کہ یو پی شوگر انڈرٹیکنگز (ایکوزیشن) ایکٹ، 1971 کی قانونی حیثیت کو اس عدالت نے ایشوری کھیتن شوگر ملز (پی) لمیٹڈ اور دیگر بنام ریاست اتر پردیش اور دیگر وغیرہ، (1980) 3 ایس سی آر 331 معاملات میں برقرار رکھا تھا۔تاہم، بیمار صنعت یعنی یو پی اسٹیٹ شوگر کارپوریشن کے کام کو ہموار کرنے کے لیے بی آئی ایف آر کے سامنے کارروائی زیر التوا ہے۔ان مقدمات میں اپیل گزاروں اور تحریری درخواست گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل شری ایچ این سالوے نے قابل کہ انہوں نے آخری بار کیس ملتوی ہونے کے بعد اپنے مؤکلوں کے ساتھ بات چیت کی تھی۔انہوں نے مشورہ دیا کہ اپیل کنندگان اپنے مقدمات پر غور کے لیے بی آئی ایف آر میں نمائندگی کرنے کی تجویز پیش کر رہے ہیں اور اس لیے میرٹ پر کیس پر بحث کرنا ضروری نہیں ہے۔اس نقطہ نظر سے ہمیں میرٹ کی بنیاد پر کیس کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔یہ اپیل گزاروں کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ بی آئی ایف آر کے سامنے نمائندگی کریں اور یہ بی آئی ایف آر کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ نمائندگی کی تفریح کرے اور اسے نمٹائے۔

اپیلوں اور تحریری درخواستوں کو مذکورہ بالا مشاہدے کے ساتھ واپس لے لیا گیا قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ان معاملات میں قانون یا حقیقت کا کوئی مسئلہ کھلا نہیں چھوڑا جاتا ہے۔

ایس ایل پی (سی) نمبر۔9931-32/1991

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے قابل مشورے کو سنا ہے۔

یہ اپیلیں 24 جنوری 1991 کی رٹ پٹیشن نمبر 9690/1990 میں عدالت عالیہ کے حکم سے پیدا ہوتی ہیں۔اپیل گزاروں نے بینک کے خلاف اداروں سے تعلق رکھنے والے واجبات کی وصولی کے لیے ہدایات طلب کی ہیں۔عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم نامے میں درج ذیل منظور کیا:

"مذکورہ بالا وجوہات اور کیس کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے، اگرچہ ہم ان رٹ درخواستوں میں

درخواست کی گئی تمام راحتوں کو منظور نہیں کر سکتے ہیں، لیکن انہیں درج ذیل ہدایات کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے:

(1) نہ تو سنٹرل بینک آف بھارت اور نہ ہی اسٹیٹ بینک آف بھارت (1990 کے ڈبلیو پی نمبر 9690 میں بالترتیب جواب دہندگان 1 اور 2 اور ڈبلیو پی نمبر 19630 اور 19629 میں بالترتیب واحد جواب دہندگان) جواب دہندگان 3 اور 4 یا کسی دوسرے شخص کو مذکورہ ذخائر یا اس پر جمع ہونے والے سود کے اصل میں سے کوئی مزید رقم ادا نہیں کرے گا۔ مذکورہ ڈپازٹ اور بینک گارنٹی ان احکامات کے تابع ہوں گے جو بالآخر عدالت عظمیٰ کے ذریعے اس کے سامنے زیر التواء اپیلوں میں منظور کیے جا سکتے ہیں، یعنی 1977 کی دیوانی اپیل نمبر 712 اور 713۔ اگر مذکورہ اپیلوں کو مسترد کر دیا جاتا ہے، تو یہ واضح ہے کہ بینک گارنٹیوں کے تحت آنے والی رقم سنٹرل بینک/فوڈ کارپوریشن آف بھارت کو ادا کرنی ہوگی۔ اگر، تاہم، مذکورہ اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے، تو رقم طے شدہ انڈرٹیکنگ میں جائے گی، جو کہ 2.3.1970 سے پہلے جمع ہونے والے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف جانی چاہیے۔ اس صورت میں، سود میں فرق کی وجہ سے جمع ہونے والی کوئی بھی اضافی رقم سب سے پہلے وصول کنندہ کو مقرر کردہ وصولی کے لیے مذکورہ بقایا جات کی ادائیگی کے لیے دستیاب ہونی چاہیے۔ یقیناً، یہ ہدایت مذکورہ اپیلوں میں عدالت عظمیٰ کی طرف سے اس کے برعکس دی گئی کسی بھی ہدایت کے تابع ہوگی۔

(ii) آج سے ایک سال کی مدت کے اندر حکومت یا کلکٹر کے لیے یو۔ پی۔ زمیندار کے خاتمے اور لینڈ ریفارمز ایکٹ توضیعات کے تحت منسلک یا پابندی کے مناسب احکامات جاری کرنے کے لیے کھلا ہوگا، جو بھی معاملہ ہو، مدعا علیہان بینکوں سے مطالبہ کرے گا کہ وہ انہیں اضافی سود کی رقم ادا کریں۔ اگر اس طرح کے احکامات جاری کیے جاتے ہیں، تو بینک اسی موضوع کی پابندی کرے گا، یقیناً، اس کے برعکس کسی عدالت یا مجاز اتھارٹی کے احکامات کی۔

(iii) بینک غور کر سکتا ہے، اور در حقیقت اسے جواب دہندگان 3 اور 4 کو اس کی طرف سے ادا کی گئی رقم یا اس کی طرف سے دیے گئے قرض کی وصولی کے لیے اقدامات کرنے میں اچھی طرح سے مشورہ دیا جائے گا۔ تاہم اس کا فیصلہ بینک کو کرنا ہے۔

یہ حکم درخواست گزار کارپوریشن کو اپنے دعووں اور تنازعات کو قائم کرنے کے لیے دیوانی مقدمہ سمیت قانون کے تحت اس کے لیے کھلے علاج کو اپنانے سے نہیں روکتا ہے۔ اسی طرح، یہ حکم حکومت، کلکٹر یا کسی دوسرے اتھارٹی کو وہ رقم وصول کرنے سے نہیں روکتا ہے جس کا وہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ جواب دہندگان 3 اور 4 سے یا قانون کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق اس سلسلے میں ذمہ دار کسی دوسرے

شخص سے وصول کرنا ہے۔اگر اس سلسلے میں کوئی کارروائی پہلے ہی شروع کی جا چکی ہے تو انہیں قانون کے مطابق بھی جاری رکھا جا سکتا ہے۔"

ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ دونوں نے دیوانی مقدمہ دائر کیے ہیں جو نمٹانے کے لیے زیر التواء ہیں۔ان حالات میں، ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے لیے سوال میں جانا ضروری نہیں ہے۔فریقین کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ مقدمات میں اپنے حقوق کے لیے احتجاج کریں اور سول عدالت کے ذریعے قانون کے مطابق فرمان منظور کیے جائیں گے۔

اس کے مطابق اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔کوئی لاگت نہیں۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24